Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

PART# II

10

سوال: تعارف

توحید:

لغوی معنی:

Scanned with CamScanner

Date: ________ Day: ________

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اس مراد یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا اس تمام کائنات کا بادشاہ ہے۔ وہ عبادت کے لائق ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

توحید کے اقسام:

i) توحید فی الذات:

اس مراد یہ ہے کہ اللہ کی ذات وحدہ لاشریک ہے۔ جیسے قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ ایک ہے (اس کے سوا کوئی معبود نہیں)۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

ii) توحید فی الصفات:

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی ذات کی جو صفات ہے وہ کسی اور کی نہیں۔ وہ اپنے صفات میں یکتا ہے۔ جیسے قرآن میں اللہ فرماتے ہیں۔

Date: Day:

ترجمہ: "اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کے اچھے اچھے نام:"

(iii) توحید فی الفعال:

کہ اللہ اپنے افعال میں واحد ہے لاشریک. جیسے قرآن میں اللہ فرماتے ہیں.

ترجمہ: "اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اس سب کی بادشاہی اللہ ہی کیلئے ہے:"

۲) توحید کی انفرادی زندگی میں اہمیت:

i) بنیادی مقصد زندگی کا حصول:

انسان کی پیدائش ایک مقصد کے تحت ہوئی ہے. اور اس مقصد کو پہچانے اور اس میں کامیابی کا واحد ذریعہ توحید ہے. توحید کے ذریعے ہی اس عمل کو حاصل کیا جا سکتا ہے. اور وہ مقصد ہے اس ایک اللہ کی بندگی کرنا. قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ:

"اور میں نے جنات اور

Date: Day:

انسانوں کو اسلیے پیدا کیا تاکہ وہ میری بندگی کر سکے۔

(ii) خودداری و عزت نفس:

اللہ کی ذات کا اقرار کرکے انسان میں خودداری پیدا ہوتی ہے۔ اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اللہ اس کا مالک ہے اور اسے ایک اہم مقصد کے تحت پیدا کیا۔ جیسے قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اور ہم نے بنی آدم کو بہت عزت بخشی اسے خشکی اور تری کی سواریاں مہیا کی۔ اور بہترین چیزوں کا رزق دیا۔ اور بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا کی۔"

(iii) خود احتسابی:

توحید کا اقرار کرنے سے انسان میں خود احتسابی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ مجھے ایک دن اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اور اس دن جب لوگ ڈھبوں

Scanned with CamScanner

Date: Day:

کی شکل میں واپس ہونگے اور انہیں ان کے اعمال نامے دکھائیں جائینگے۔ جس نے ذرہ برابر گناہ کیا ہو وہ اسے دیکھ لے گا جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو وہ اسے دیکھ لے گا۔"

(۷) اطمینان و سکون کا حصول:

اللہ کی ذات کی ذکر مبارک میں قلبی سکون ہے جو اس ذات پر یقین کرتا ہے اور اس کا ذکر کرتا ہے اس کو دلی سکون حاصل ہوتا ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "بے شک اللہ کے ذکر میں دلوں کا سکون ہے"

(۷) عاجزی و انکساری:

جب انسان اس ذات کا اقرار کرے تو اس میں عاجزی بھی پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ لافانی ذات صرف اللہ کی ہے باقی سب فنا ہو جاتا ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا لباس جو ان میں

Date: Day:

مجھ سے مقابلہ کرے گا میں اسے جہنم کی آگ میں ڈال دونگا۔

۳) توحید کی اجتماعی زندگی میں اہمیت:

i) بھائی چارے کا قیام:

جب انسان توحید کو اختیار کرتا ہے تو وہ توحید پر یقین کرنے والوں کے ساتھ ایک بھائی چارے کے رشتے میں بندھ جاتا ہے۔ قرآن میں بھی اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو۔

ii) مساوات و برابری:

اللہ کی نظر میں تمام لوگ ایک برابر ہے کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں اسلام تمام تعصبوں کو ختم کرتا ہے اور ایک مساوات کی بنیاد پر معاشرا قائم کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اللہ نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھیں قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تمھارے

کرنے لیے

Date: Day:

پہچان ہوسکے۔

(iii) اخلاقی اقدار کا قیام:

توحید پر یقین رکھنے والے اللہ کی رسول پر بھی یقین رکھتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی اخلاقیات کا نمونہ تھا۔ اور مومن اپنی زندگی نبی کریم کے مطابق گزارتا ہے جس سے ایک اخلاقی اقدار کی حامل معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر قائم ہے۔

(۴) خلاصہ بحث:

توحید: اللہ کی ذات کی وحدانیت کا اقرار ہے جو انفرادی زندگی میں خودداری، خود احتسابی اور عاجزی پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ سکون قلب کا حصول بھی اسی سے ممکن ہے۔ اجتماعی زندگی میں مساوات پر مبنی معاشرہ اور بھائی چارے کا حصول توحید کے ذریعے ممکن ہے۔ نیز اللہ کی ذات کی وحدانیت کا اقرار انفرادی و اجتماعی زندگی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال ۳:

تعارف:

نماز دین اسلام کا ستون ہے۔ نماز انتہائی اہم عبادت ہے۔ نبی کریم نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نماز سماجی، روحانی اور اخلاقی اثرات پر انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ نماز کے ذریعے انسان نہ صرف گناہوں سے بچا رہتا ہے بلکہ گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی قرب کا حصول، سکون قلب اور اللہ کی مدد صرف نماز کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ معاشرتی سطح پر نماز معاشرے میں برداشت، اتحاد و اتفاق اور سماجی نظام کی مضبوطی کو قائم کرتا ہے۔ نیز نماز ایک مسلمان کی زندگی میں انتہائی اہم عبادت ہے۔

۱) نماز:

لغوی معنی:

نماز کے لغوی معنی دعا کے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح میں اس سے مراد پانچ وقت کی فرض عبادت ہے جو مقررہ وقت پر ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۲) نماز کے سماجی، روحانی و اخلاقی اثرات:

Date: ____________ Day: ____________

1) اللہ کی قرب کا حصول:

نماز ایک ایسی عبادت ہے جس کے ذریعے اللہ کی قرب کا حصول ممکن ہے۔ حدیث میں آتا ہے نبی کریم ؐ نے فرمایا:

ترجمہ: "مومن اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو"

2) سکون قلب کا حصول:

اگر روحانی اثرات کی بات کی جائے تو نماز انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نماز چونکہ اللہ کا ذکر ہے اس سے ملاقات کا ذریعہ ہے تو اس سے انسان کو روحانی بلندی کے ساتھ ساتھ سکون قلب حاصل ہوتا ہے۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد پاک ہے:

ترجمہ: "بے شک دلوں کا سکون صرف اللہ کے ذکر ہی میں ہے۔"

3) گناہوں کا کفّارہ:

روحانی بلندی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان گناہوں

Date: Day:

سے نہ صرف دور رہے بلکہ جو گناہ سرزد ہو اس کا کفارہ دے کر ختم کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "نماز سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے خزاں کے موسم میں درختوں کے پتے"

6) گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ:

نماز

انسان کو گناہوں سے دور اور اپنے رب کے قریب رکھتی ہے۔ جب مسلمان پانچ وقت اپنے رب کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اس کے ساتھ رابطہ قائم ہوتا ہے اور نفس پر کنٹرول قائم ہوتا ہے جو گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ بنتی ہے۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور برے کاموں سے"

7) معاشرے میں اتحاد کا قیام:

نماز ایک

ایسی عبادت ہے جو جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس کی ادائیگی کی وجہ سے معاشرے میں اتحاد و اتفاق پیدا ہوتا ہے۔ معاشرہ

Scanned with CamScanner

رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ قرآن میں بھی اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں تقسیم نہ ہو۔

جب مسلمان ایک رب کی عبادت جماعت کی شکل میں پانچ وقت ادا کرتے ہیں تو وہ اللہ کی رسی کو تھام لیتے ہیں جس سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

6) معاشرتی برداشت کا قیام:

اجتماعی نماز برداشت کے قیام کا ذریعہ بنتا ہے۔ چونکہ اجتماعی عبادت ہوتی ہے تو انسان کو کئی چیزیں بری لگتی۔ مثال کے طور پر اگر ایک انسان کا نس رہا ہو تو عام زندگی لوگ اسے معیوب سمجھتے ہیں مگر مسجد اور جماعت کی نماز میں درگزر کر دیتے ہیں۔ اس سے معاشرے میں برداشت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

7) معاشرتی/سماجی رشتوں کی مضبوطی:

نماز کی ادائیگی کی وجہ سے سماجی رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ لوگ مصروفیت کی وجہ سے ایک دوسرے سے بہت کم ملتے ہیں مگر نمازی باجماعت ادائیگی کی وجہ ایک دوسرے سے ملاقات ضرور

ہوتی ہے جس سے سماجی رشتوں کی مضبوطی ہوتی ہے۔

8) اخلاقی اثرات:

نماز کے ذریعے اخلاقی اقدار کی بلندی بھی ممکن ہے۔ اس کے ذریعہ انسان اپنے رب کے قریب ہوتا اور اپنے نبی کے طریقوں پر زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی چونکہ ہمارے لیے رول ماڈل ہے تو ان کی زندگی پر عمل کی وجہ سے اخلاق کا اونچا مقام حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حاصل بحث:

نماز دین اسلام میں اہم ترین عبادات میں سے ہے۔ نماز نہ صرف روحانی بلکہ سماجی اور اخلاقی اثرات پیدا کرتی ہے۔ اس کے ذریعے اپنے رب کی قربت کا حصول ہوتا ہے۔ اور انسان گناہوں سے بچتا ہے جس سے روحانی بلندی حاصل ہوتی ہے۔ سماجی سطح پر نماز اتحاد و اتفاق اور برداشت پیدا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشرتی رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ نیز نماز ایک ایسی عبادت ہے جو روحانی اخلاقی اور سماجی زندگی پر گہرا اثر رکھتی ہے۔

Scanned with CamScanner

Date: Day:

سوال نمبر ۵: تعارف:

نبی کریمؐ کے وصال کے بعد خلافت
راشدہ قائم ہوئی۔ اس خلافت نے نبی کریمؐ
کے بتائے ہوئے اصولوں پر مبنی گڈ گورننس کا
ایک ایسا نظام قائم کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ وہ
نظام حکومت اللہ کی حاکمیت اور اللہ کی زمین
پر اللہ کا نظام قائم کر رہی تھی اور اس کے ساتھ
عوام کے مسائل کو بھی حل کر رہی تھی۔ وہ گڈ گورننس
شوریٰ کے نظام، احتساب اور شفافیت کے
اصولوں پر قائم تھیں۔ اس کے علاوہ حقوق کی
پاسداری، امانت کا تصور اور مساوات بھی
اس کے اہم ستون تھیں۔ گڈ گورننس کی انہیں
اصولوں نے اس خلافت کو تمام پر افضلیت
دی۔

گڈ گورننس کا تصور:

(i) گڈ گورننس کی تعریف:

گڈ گورننس سے مراد
وہ قانون سازی اور اس کے نفاذ کا عمل ہے
جس سے معاشرے کے مسائل کو حل کیا جائے اور
عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا
جا سکے۔

اسلام کا تصور:

اسلام کا تصور

Scanned with CamScanner

Date:______ Day:______

گورننس دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر عبداللہ البراعی کے مطابق یہ نظام دو شرطوں کو پورا کرتا ہے۔

i) اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام (مطلب الٰہی احکامات پر مبنی)

ii) عوام کی فلاح و بہبود کو قائم کرتا ہے۔

نیز اسلامی گڈ گورننس الٰہی اصولوں پر قائم معاشرے اور ریاست کا ایسا نظام ہے جس سے عوام کی فلاح یقینی بنائی جا سکے۔

اسلامی گڈ گورننس کے اصول:

i) امانت کا تصور:

اسلامی گڈ گورننس کے اصولوں میں سب سے اہم امانت کا تصور ہے۔ ہر سرکاری شخص کے تحت مجوزہ ذمہ داریاں ہیں۔ اور وہ ان کا امین ہے اسے ہر صورت میں سے پورا کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک:

ترجمہ: "ہم نے تم میں کسی کو کسی عہدے کا امین بنایا اور اس نے ہم سے کوئی چیز چرائی تو اسے قیامت کے روز پیش کریگا خواہ وہ ایک

Date: Day:

سوشلسٹ کیوں نہ ہو:

2) قانون کی بالادستی:

اسلامی گورننس قانون کی بالادستی کو قائم رکھتا ہے۔ اس کے قانون تمام لوگوں کے لئے ایک برابر ہوتے ہیں کسی کو فوقیت نہیں دی جاتی۔ نبی کریم ؐ نے فرمایا:

ترجمہ: "تم سے پہلی قومیں اس لیے تباہ ہوئی کہ جب کوئی امیر گناہ کرتا تو اسے معاف کر دیتے اور اگر غریب گناہ کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے"

3) مساوات:

اسلامی نظام حکومت میں تمام لوگ برابر ہوتے ہیں۔ اسلام تمام تعصبوں کی نفی کرتا ہے۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے بنیاد پر۔ اسلئے تمام انسانوں کی ضروریات کو ایک طرح سے پورا کیا جائے گا۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تمہاری پہچان ہو سکے"

Scanned with CamScanner

Date: __________ Day: __________

4) فلاح و بہبود کا قیام:

اسلامک گڈ گورننس فلاح و بہبود کو قائم کرتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد عوام کی ضروریات اور فلاح کو پورا کرنا ہے۔ اس امت کے ذمے یہ ذمہ داری لگائی گئی ہے کہ وہ اچھائی کرے اور برائی سے روکے جیسے اللہ کا ارشاد مبارک ہے:

ترجمہ: "تم ایک بہترین امت ہو جو دوسروں کے فائدے کیلئے وجود میں لائے گئے ہو تم اچھائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو"۔

5) احتساب کا نظام:

اسلامک گورننس کے نمایاں اصولوں میں ایک احتساب ہے۔ اسلامی احتساب نہ صرف ریاستی سطح پر ہوتا ہے بلکہ قیامت کے روز اس رب کے سامنے بھی اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک سے اس کے ریوڑ کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

Scanned with CamScanner

Date:________ Day:________

6) شفافیت:

شفافیت بھی گورننس کا ایک اہم اصول ہے۔ ہر سرکاری ملازم اور یہاں تک کہ خلیفہ بھی جو کام کرے اس کیلئے عوام کو جواب دے۔ اس کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہوگا۔ اس مثال یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ ایک دفعہ کرتہ پہن کر آئے تو لوگوں نے ان سے جواب طلبی کی کہ یہ کرتہ کہاں سے آیا۔ تو حضرت عمرؓ نے انھیں جواب دیا کہ یہ آدھا کپڑا مال غنیمت میں ملا تھا اور آدھا میرے بیٹے نے مجھے ہدیہ کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی گورننس شفافیت کے اصول پر قائم ہے۔

7) شورہ کا نظام:

اسلامی گورننس میں اہم اصول یہ بھی ہے کہ جو فیصلہ کیے جائے وہ مشورے سے کیا جائے۔ اس کا حکم اللہ کی طرف سے ہے:

ترجمہ: اور اہم معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کرو۔

نبی کریمؐ بھی اپنے صحابہ کے ساتھ اہم معاملات میں مشورہ کرتے اور بعد میں خلافت مقدسہ بھی اسی پر قائم رہی۔

Scanned with CamScanner

Date:________ Day:________

8) میرٹ کو ترجیح:

اس اصول کی پابندی کسی
بھی نظام حکومت کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ خلفائے
راشدہ بھی اسی اصول کے تحت گورننس کرتے
اور نبی کریم ﷺ نے بھی اسی اصول کو قائم رکھا۔
جب حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن العاص
مسلمان ہوئے تو آپ نے ان کی قابلیت کی
بنیاد پر انھیں فوج کے جنرل مقرر کیا۔
اسی طرح کسی خلیفہ نے اپنے بعد اپنے بچوں کو
مقرر نہیں کیا بلکہ اہل ترین لوگوں کو خلیفہ
بنایا۔

9) انصاف کا قیام:

اسلامی گورننس میں
اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ
انصاف قائم کیا جائے۔ خلافت مقدسہ
اسی اصول پر قائم تھی۔ اور نبی کریم ﷺ کی
زندگی مبارک بھی انصاف کے قیام میں
گزری۔ قرآن میں آیت کا ارشاد مبارک
ہے:

ترجمہ: "انصاف قائم کرو بے شک
یہ تقویٰ کے زیادہ قریب
ہے۔"

Date:__________ Day:__________

خلاصہ بحث:

اس تمام بحث سے یہ
واضح ہوتا ہے کہ خلافت مقدسہ کی
گورنمنٹ کا نظام جن اصولوں پر قائم تھا ان
میں مساوات، شورہ کا نظام اور فلاح و بہبود
شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قانون کی
بالادستی، احتساب کا نظام، شفافیت اور
انصاف کا قیام شامل ہے۔ آج ضرورت
اس امر کی ہے کہ ان اصولوں پر عمل پیرا
ہو کر عوام کی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ
اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم کیا جائے۔

سوال نمبر 8:

تعارف:

1) اسلام میں امن:

اسلام کے لغوی معنوں میں
سے ایک معنی امن و سلامتی بھی ہے جس سے یہ واضح
ہوتا ہے کہ یہ امن والا دین ہے۔ اسلام آنے سے پہلے
عرب جنگ و جدل کی دلدل میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسلام
نے اسے امن سے روشناس کروایا اور اقوام عالم
میں واضح کر دیا۔ درجہ ذیل بحث سے یہ بات واضح
ہو جائیں گی کہ اسلام امن والا دین ہے۔

2) پیغمبر رحمت کا نزول:

نبی کریم تمام جہانوں
کے لیے رحمت بن کر آئے۔ آپ کی ذات مبارک

Scanned with CamScanner

Date: Day:

غرض صرف اہل عرب کی زندگی بدلی بلکہ تمام انسانیت کو امن اور محبت کا درس دے کر انھیں امن سے روشناس کروایا۔ وہ نہ صرف انسانوں بلکہ کل زمین کے لیے رحمت بن کر آئے۔ جیسے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

2) بہترین مومن کی پہچان:

نبی کریم نے فرمایا:

ترجمہ: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو بہترین بننا ہے تو وہ دوسرا انسان کے لیے باعث امن بنے۔

3) جنگ کے بجائے صلح پر فوقیت:

اسلام جنگ پر صلح کو فوقیت دیتا ہے۔ جیسے صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ نے صلح کا راستہ اپنایا۔ اس کے باوجود کہ اس صلح کی شرائط مسلمانوں کے حق میں نہ تھیں مگر جنگ کی بجائے صلح کا راستہ اختیار کیا۔

Date: Day:

4) عفو و درگزر:

اسلام ہمیشہ عفو و درگزر کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی مبارک ہمارے لیے نمونہ ہے۔ ان واقعات سے بھری ہوئی۔ آپ نے اپنے شدید مخالف لوگوں کو معاف کر دیا۔ آپ نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اور آپ کے چچا کے قاتل وحشی کو معاف کر دیا۔ اسی طرح اہل مکہ اور اہل طائف کو بھی معاف کر دیا۔

5) جنگ کے اصول:

اسلام کے دین امن ہونے کی یہ ثبوت بھی ہے کہ اسلام جنگ کے میدان میں بھی اخلاقی اصول قائم کرتا ہے۔ کسی بھی جنگ پر جانے سے پہلے آپ ﷺ صحابہ کو جنگ کے اصول بتاتے جن میں درج ذیل شامل ہے۔

- بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔
- رات کو حملہ نہ کرنا
- فصلوں کو نہ جلانا
- قیدیوں کو قتل نہ کرنا
- سفیر کو قتل نہ کرنا
- اپنا عہد پورا کرنا
- بچوں اور بیماروں کو قتل نہ کرنا

Scanned with CamScanner

Date:________ Day:________

۱) سماجی انصاف کے ذریعے انصاف:

اسلام

انصاف پسند دین اسلام کا سماجی و معاشی نظام انصاف پر مبنی ہے جو سماجی انصاف کو قائم کرتا ہے۔ اسی نظام کے ذریعے اہل عرب میں امن قائم کیا۔ قرآن میں بھی اللہ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کو پسند کرتا ہے۔

خلاصہ بحث:

پس یہ بات واضح ہے کہ اسلام نہ صرف ایک امن پسند دین ہے بلکہ امن کو قائم کرتا ہے۔ آپ کی ذات مبارک تمام انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئی اسی طرح اسلام جنگ کے اصول، سماجی انصاف اور صلح کو جنگ پر فوقیت دے کر امن کے قیام کو ممکن بناتا ہے۔

---

۲) تزکیہ نفس:

لغوی معنی: تزکیہ کے لغوی پاک کرنے کے ہیں۔

Date: ______ Day: ______

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں اس سے مراد اپنے روح کو گناہوں سے پاک کرنا اور گناہوں سے رک کر نیکی اختیار کرنا تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کی جائے۔

نفس کی اقسام:

1) نفس امارہ: یہ نفس گناہوں پر ابھارتی ہے۔

ترجمہ: بے شک نفس گناہوں پر ابھارنے والی ہے۔

2) نفس لوامہ: یہ نفس انسان کو گناہوں پر شرمسار کرتی ہے۔

ترجمہ: اور ملامت کرنے والی نفس کی قسم۔

3) نفس مطمئنہ: یہ وہ نفس جو ہر مومن حاصل کرنا چاہتا ہے اس نفس میں انسان گناہوں سے رک جاتا ہے اور نیکی کے راستے پر چل پڑتا ہے۔ اس کا ٹھکانا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

Scanned with CamScanner

Date: ____________ Day: ____________

تزکیہ نفس کی اہمیت:

1) آخرت میں کامیابی:

آخرت میں کامیابی یعنی جنت کا حصول صرف نفس کے تزکیہ میں ہے۔ خود کو گناہوں سے بچا کر اور نیکی اختیار کرکے ہی کامیابی ممکن ہے۔ جیسے قرآن میں اللہ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "پس وہی لوگ کامیاب ہوئے جنھوں نے اپنا تزکیہ کیا"

2) نبی کی نزول کی وجہ:

تزکیہ نفس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریم کی مبعوث ہونے کی وجہ تزکیہ نفس کرنا تھا تاکہ انسانیت دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔ جیسے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور ہم نے انھی کی لوگوں میں سے ایک نبی بنا کر بھیجا جو اللہ کی آیات انھیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے۔"

Scanned with CamScanner

3) بہترین جہاد:
نفس کی خواہشات کے خلاف
جہاد کرنے مطلب انھیں دبانا اور نیک کام کی طرف
چلنا ہی بہترین جہاد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "بے شک جہاد اکبر اپنے نفس کے خلاف
جہاد ہے۔"

4) اصل غنا:
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اصل غنا مال و اسباب کی زیادتی
نہیں بلکہ اصل غنا دل کی بے نیازی
ہے۔"

5) اخلاقی اقدار پر مبنی معاشرہ:
جس معاشرے
میں لوگوں کا تزکیہ نفس ہوا ہو اس معاشرے
کے اخلاقی اقدار کافی اونچے ہوتے ہیں۔ تمام لوگ
نیک کاموں میں مصروف ہوتے ہیں اور گناہوں
سے خود کو بچاتے ہیں۔

تزکیہ نفس کا حصول کیسے ممکن ہے؟

1) عبادات:
عبادات اور خاص طور پر نماز اور ذکر

کے ذریعے تزکیہ نفس کی حصول ممکن ہے۔ نماز سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا۔

۲) زکوٰۃ: زکوٰۃ ایسی عبادت ہے جو انسان کے مال کو صاف کرتا ہے اور ساتھ میں انسان کے دل میں مال کی محبت کو مٹاتا ہے جس کی وجہ سے وہ گناہ جو لوگ اکثر مالی فوائد کے حصول کیلئے کرتے ہیں اس سے بچ جاتے ہیں۔

قرآن میں ارشاد ہے:

ترجمہ: اے نبی! ان کے مال میں سے صدقات وصول کرو جس سے تم انہیں پاک کروگے اور ان کے لیے ~~صا~~ باعث برکت بنوگے

۳) بہترین صحبت: اچھی صحبت انسان پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اچھے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر انسان اپنا تزکیہ نفس کر سکتا ہے جیسے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور صبح شام اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھیں جو اللہ کو صرف اس لیے یاد کرتے ہیں تاکہ اس کی خوشنودی حاصل کرے"

حاصل بحث:

اسلام اپنے نفس کو گناہوں سے
پاک کرنے اور نیکی کی راہ پر چلنے کی تلقین کرتا
ہے۔ اسی تزکیہ نفس کی کافی اہمیت جس میں
آخرت میں کامیابی، اخلاقی معاشرے کا قیام اور
جہاد اکبر کا حصول شامل ہے۔ ضرورت اس
امر کی ہے کہ ہر مسلمان اپنا تزکیہ کرے تاکہ دنیا
و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔